دار الافتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اور مفتیان عظام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک تاجر مشتری کو سونا حوالہ کرتا ہو اور مشتری کے پاس پیسے موجود نہ ہوں۔ اور دو نوں عاقدین مدت متعین کرے یہ تاجر سونا قرض پیسوں کیا تو سمجھا ہو اور دونوں یہ شرط لگا دیں کہ اس مدت متعین کے دوران سونے کی قیمت کم یا زیادہ ہو جائے تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ جس قیمت پر عقد ہوا ہو وہ دینا پڑے گا۔

تو کیا یہ معاملہ شریعت کی رو سے جائز ہے یا نہیں۔
یعنی سونے کا کاروبار قرض کیا تو جائز ہے یا نہیں۔

مستفتی حمزہ حسین 0345-111991٥

حامداً ومصلیاً

الجواب وباللہ التوفیق

سونے اور چاندی کی ادھار خرید و فروخت اگر کرنسی کے ذریعہ ہو اور ادھار ادائیگی کی مدت بھی طے ہو چکی ہو اور اسی طرح مجلس عقد میں نرخ متعین کیا جائے اور سونے چاندی یا کرنسی میں سے کسی ایک عوض پر مجلس عقد میں قبضہ ہو جائے تو سونے اور چاندی کی خرید و فروخت جائز ہوگی

وإن اشترى خاتم فضة أو خاتم ذهب فيه فص أو ليس فيه فص بكذا فلسا وليست الفلوس عنده

جاری ہے

فهو جائز تقابضا قبل التفرق او لم يتقابضا

لأنّ هذا بيع وليس بصرف هنديه ج ٣ ص ٢٢٣ م بيروت

والله اعلم

كتبه: محمد حنيف حقاني

المتخصص بجامعه حقانيه اكوره ختك

ضلع نوشهره

الجواب صحيح

[illegible] / ٢٠١٦م

مختار الله حقاني

مفتي ومدرس

جامعه دار العلوم حقانيه اكوره ختك

دار الافتاء